Darul ifta Darul uloom

سودی بینک یا جوے خانے کے لیے زمین یا پلاٹ دینا جائز ھے یا نھیں

کیا سودی بینک یا جوے خانے کے لیے زمین یا پلاٹ دینا جائز ھے یا نھیں ؟

وَلاَ بَأسَ بِبَيْعِ العَصِيرِ مِمَّنْ يَجْعَلُهُ خَمْرًا؛ لأنَّ العَصِيرَ مَشْرُوبٌ طَاهِرٌ حَلالٌ، فَيَجُوزُ بَيْعُهُ، وَأكْلُ ثَمَنِهِ، وَلاَ، فَسَادَ فِي قَصْدِ البَائِعِ إِنَّمَا الفَسَادُ فِي قَصْدِ المُشْتَرِي، وَلاَ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى.
ألاَ تَرَى) أنَّ بَيْعَ الكَرْمِ مِمَّنْ يَتَّخِذُ الخَمْرَ مِنْ عَيْنِهِ جَائِزٌ لاَ بَأسَ بِهِ، وَكَذَلِكَ بَيْعُ الأرْضِ مِمَّنْ يُغْرِسُ فِيهَا كَرْمًا لِيَتَّخِذَ مِنْ) عِنَبِهِ الخَمْرُ، وَهَذَا قَوْلُ أبِي حَنِيفَةَ
[المبسوط للسرخسي ج ٢٤ ص ٢٦ دار النوادر]

قال: "ولا بأس ببيع العصير ممن يعلم أنه يتخذه خمرا"؛ لأن المعصية لا تقام بعينه بل بعد تغييره، بخلاف بيع السلاح في أيام الفتنة لأن المعصية تقوم بعينه.
قال: "ومن أجر بيتا ليتخذ فيه بيت نار أو كنيسة أو بيعة أو يباع فيه الخمر بالسواد فلا بأس به" وهذا عند أبي حنيفة
[الهداية ج ٤ ص ٤٧٥ مكتبه رحمانيه]

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ٣٦/١٢/١٨

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

مروّجہ سودی بینکوں کا اکثر کاروبار سود پر مبنی ہوتا ہے اور جوا خانہ میں تو جوا ہی کھیلا جاتا ہے اس لیے اگر اسی قصد وارادے سے زمین یا پلاٹ دیا جائے کہ اس میں بینک سودی کاروبار کرے یا جوا خانہ بنائے، تو یہ صراحۃً گناہ پر تعاون ہے جس کی وجہ سے اس کو زمین کرایہ پر دینا حرام ہے اور اس سے حاصل شدہ آمدنی بھی حرام ہے اور گناہ پر تعاون کا گناہ بھی ہوگا۔

اگر زمین اس نیت سے نہ دی جائے کہ اس میں بینک سودی کاروبار کرے یا جوا خانہ بنایا جائے بلکہ اس نیت کے بغیر زمین کرایہ پر دی جائے کہ وہ جس کام کے لیے استعمال کرنا چاہے، استعمال کرے، البتہ کرایہ پر دینے والے کو معلوم ہو کہ میں جس کو یہ زمین یا پلاٹ کرایہ پر دے رہا ہوں وہ اس میں بینک یا جوا خانہ بنائے گا تو زمین کرایہ پر دینا مکروہ ہے۔ (ماخذہٗ از جواہر الفقہ: "طبع: قدیم" ج ۲ ص ۴۳۹ تا ۴۶۳ بتصرف، والتبویب ۲۴۲/۱۱ بتصرف)

بہر حال سودی بینک یا جوئے خانہ کے لیے زمین اور پلاٹ کرایہ پر دینے سے بچنا چاہیے۔

الدر المختار – (۴ / ۲۶۸)

ويكره) تحريما (بيع السلاح من أهل الفتنة إن علم) لأنه إعانة على المعصية (وبيع ما يتخذ منه كالحديد) ونحوه يكره لأهل الحرب (لا) لأهل البغي لعدم تفرغهم لعمله سلاحا لقرب زوالهم، بخلاف أهل الحرب زيلعي.

قلت: وأفاد كلامهم أن ما قامت المعصية بعينه يكره بيعه تحريما وإلا فتنزيها نهر. وفي الفتح: ينفذ حكم قاضيهم لو عادلا وإلا لا، ولو كتب قاضيهم إلى قاضينا كتابا، فإن علم أنه قضى بشهادة عدلين نفذه وإلا لا.

الدر المختار – (۶ / ۳۹۱)

جاز (بيع عصير) عنب (ممن) يعلم أنه (يتخذه خمرا) لأن المعصية لا تقوم بعينه بل بعد تغيره وقيل يكره لإعانته على المعصية .....

واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ أعلم

محمد شعیب خان

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۴/رجب/ ۱۴۳۶ھ

۱۴/مئی/ ۲۰۱۵ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

بندہ عبد الرؤف سکھروی

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی